رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا وجاگیرداروں سے "	۶
عام خریداران سے "	۵
" " ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

صد شکر خدا ہے مہہ رمضان نظر آیا - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

مسئلہ تقلید شخصی (۲) - - - - ص۳

قادیانی مشن (مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی) ص۵

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ - ص۶

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم - ص۷

لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک - - - ص۸

فتاویٰ - - - - - ص۱۳

متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵

اشتہارات - - - - - ص۱۶/۱۷

صد شکر خدا ہے مہہ رمضان نظر آیا[1]

(از نتیجۂ فکر حافظ محمد اسماعیل صاحب شمیم شکری شولاپوری)

صد شکرِ خدا ہے مہہ رمضان نظر آیا
مسجد میں ہر اک حافظِ قرآں نظر آیا

اَلشَّهرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ دیتا ہے گواہی
نازل ہوا اس ماہ میں قرآں نظر آیا

کم ہوتے ہیں اس ماہ میں عصیان وخطائیں
زنجیروں میں جکڑا ہوا شیطاں نظر آیا

اس ماہ میں ہے دین کی کیا لوٹ عزیزو
غافل جو ہوا اس سے پشیماں نظر آیا

بدبخت شکم بندہ نے رمضان کو کھویا
انسانوں میں وہ اک ہمیں حیواں نظر آیا

ہر سال تو آتا ہی رہیگا مہہ رمضان
قائم نہ یہاں پر کوئی انساں نظر آیا

صائم کیلئے حشر کے دن بہر شفاعت
خود ڈھونڈتا اسکو مہہ رمضاں نظر آیا

مفتوح نہیں ہوگا یہ دروازہ کسی پر
صائم کے لئے وا۔ در ریّاں نظر آیا

کیونکر نہ شمیم اب تری مقبول دعا ہو
روزہ ترا کفارۂ عصیاں نظر آیا

[1] یہ نظم شروع رمضان المبارک میں درج ہونے کے لائق تھی مگر نظر سے اوجھل رہنے کے باعث تاخیر سے شائع ہو رہی ہے (مسن بیر)

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ۔ مع اردو ترجمہ ومعانی قیمت ۱؍۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سفرنامہ حجاز۔ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ حاجیوں کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ آپ کو راستہ میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے

انتخاب الاخبار

——— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۶ تا ۱۲ نومبر ۲۳۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۱۰۸ اموات واقع ہوئیں۔

——— لاہور پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس نئے اسمبلی چیمبر میں جو حال ہی میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بنا ہے۔ ۱۰ نومبر سے شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے اسمبلی ہال کی رسم افتتاح ادا کی۔

——— ۱۲ نومبر کو ۷۔ اپ کوئٹہ ایکسپریس جلو (ضلع لاہور) سٹیشن سے گزر رہی تھی کہ انجن جو پوری رفتار سے جا رہا تھا گاڑی سے علیحدہ ہو گیا۔ ایکسپریس کے پانچ ڈبے جن میں پھل تھے گر کر چکنا چور ہو گئے پچھلے ڈبوں میں سواریاں تھیں جو بالکل محفوظ رہیں چند گھنٹے امرتسر لاہور کے درمیان آمد و رفت بند رہی

——— نئی دہلی۔ قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ سے مختلف صوبوں میں ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائیگا۔ جن میں سے صرف پنجاب کو چالیس ہزار روپیہ ملے گا۔

——— حکومت صوبہ یو پی پٹواریوں کی آسامیوں کو اڑا دینے پر غور کر رہی ہے۔

——— راجہ نریندر ناتھ ایم۔ ایل۔ اے پنجاب اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے

——— امرتسر۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے جو شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف عذرداری دائر ہے۔ ۱۲ نومبر کو چند گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔

——— ۱۰۔ نومبر کو غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ انتقال فرما گئے۔ آپ کی تدفین مورخہ ۱۷ نومبر کو عمل میں لائی جائیگی۔ امرتسر میں ۱۱۔ نومبر کو مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ہندوستان کے تمام شہروں میں تعزیتی جلسے ہوئے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ۱۱۔ نومبر کو اپنا اجلاس ملتوی رکھا۔ مرحوم کے بعد جنرل عصمت پاشا صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صدارت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

——— لندن۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حالات پیش نظر پارلیمنٹ برطانیہ کے نئے انتخابات ہونگے۔

——— افواہ مشہور ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں ہی رہائش اختیار کرینگے۔

——— جرمنی اور اٹلی میں نئے قانون کے مطابق ۳۰ نومبر کے بعد یہودی وکیل وکالت نہیں کر سکیں گے

——— پشاور سرحد گورنمنٹ نے ۲۵۔ اخبارات کے ڈیکلریشن بلا ضمانت منظور کر لئے ہیں۔

——— صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۔ نومبر کو کمال ڈے منایا جائے۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸۔ نومبر کو منانے کا اعلان کیا ہے۔

یاد رکھئے

۲۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

کس کو؟

جس خریدار کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ جسکی اطلاع بذریعہ اہلحدیث ۴ دی جا چکی ہے۔ مگر یکم دسمبر تک جن حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ یا انکار کی اطلاع وصول ہو جائیگی ان کے نام اخبار بدستور جاری رہے گا۔

آپ بھی اپنا نمبر خریداری چٹ نمبر سے ملاحظہ کر کے حساب دوستاں سے مقابلہ کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وی پی واپس کر دیں۔ (مینیجر)

——— حیدرآباد دکن میں مقامی پولیس نے ۱۱ ستیہ آگرہیوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔

——— الہ آباد ۱۴۔ نومبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت (ہمشیرہ پنڈت جواہر لال نہرو) جو یورپ بغرض علاج گئی ہوئی تھیں۔ تشریف لے آئیں۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ صحت میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں نئے سال کی جنتری اور کاٹلاگ بھیجکر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں

نیر سبلائم ہومیوپیتھک فارمیسی کٹرہ کرم سنگھ امرتسر

دو علماء اہل حدیث کی علالت

مولوی عبد التواب غزنوی مقیم گنور ضلع بدایوں۔ اور مولوی محمد یوسف شمس فیض آبادی سخت علیل ہیں۔ غزنوی صاحب پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فیض آبادی مرض جگر میں۔ حالت نازک ہے۔ ناظرین اپنے ان بزرگ بھائیوں کے لئے دعا اور دوا کا خیال رکھیں۔ خدا ان کو صحت عاجلہ بخشے۔

معذرت بعض وجوہات کی بنا پر سابقہ پرچہ میں چند تجارتی اشتہارات شائع نہیں ہو سکے۔ پرچہ ہذا میں بھی غالباً چند ایک پھر شائع نہیں ہو سکے۔ مشتہر صاحبان ہمیں معذور جانتے ہوئے کسی قسم کا گلہ نہ فرمائیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

ضرورت کتب خاکسار غریب اہل حدیث ہے تفسیر واضح البیان[1] اور الارشاد الی سبیل الرشاد کا از حد شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ اصحاب خیر رمضان المبارک میں فی سبیل اللہ مجھے ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید دیں (سائل عبد الباری معرفت محمد یعقوب نئی آبادی۔ بر دکان لکڑی۔ قرول باغ۔ دہلی۔

اہل حدیث کانفرنس از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ للعہ۔

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب للعہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ از عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ از حافظ محمد یعقوب صاحب مذکور ۱ر۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۱۴ر۔ از عبد الحی صاحب مذکور ۱ر۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب مذکور عہ۔ ایک اللہ کا بندہ عہ۔ سابقہ۔ جملہ ۔ (تفصیل آئندہ)

[1] تفسیر واضح البیان کی قیمت ۳ اور الارشاد کی ۱ہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

معاونین اہل حدیث کانفرنس عید الفطر کے موقعہ پر عید آنہ فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴ - رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

...DELHI.

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کی ایک قسط درج ہو چکی ہے - آج دوسری قسط بھی اسی عزت کے ساتھ درج کی جاتی ہے - یعنی سارا مضمون نقل کیا جاتا ہے - مگر پہلے گذشتہ قسط کا خلاصہ سن لیجئے جو یہ ہے کہ مولوی محمد شریف ساکن کوٹلی لہاراں نے بجواب سائل تسلیم کر لیا کہ مذاہب اربعہ تقلیدیہ کی وجہ سے ایک دین اسلام چار انواع میں منقسم ہو گیا - جس کی وجہ سے آیہ کریمہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کی صریح خلاف ورزی ہوئی جو نہ ہونی چاہئے تھی - اب ناظرین مولوی صاحب کا باقی بیان سنیں - آپ فرماتے ہیں:-

"البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو صریح قرآن وحدیث میں نہیں ملتے - یا آیت اور حدیث میں دو معنوں کا احتمال ہے - تو اُس وقت مجتہدین کی تقلید کے سوا چارہ نہیں؎۱ - جو مسئلہ قرآن وحدیث میں صراحۃً نہ ملے تو مجتہد کا استنباط یا قیاس مانا جاتا ہے؎۲ - اس میں غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے

؎۱ اس قسم کی باتیں سن کر ہم مسکرا دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ایسی باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو اپنی عمر کا کچھ حصہ علوم شرعیہ کی تحصیل میں صرف نہیں کرتے۔

ہاں صاحب! جن آیات اور احادیث میں دو دو معانی کا احتمال ہے آپ اپنے احباب و اقران کی مدد سے ان کی فہرست مرتب کریں اور بتائیں کہ سب سے پہلے بڑے امام (ابو حنیفہ صاحبؒ) نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے تاکہ ہم بھی ان دو احتمال والی حدیثوں کو ایک معنی میں معین کر کے ان کی تقلید کا مسئلہ سمجھیں - اب آپ لوگوں کے کرنے کے لئے یہی ایک کام رہ گیا ہے اس کے سوا باقی باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔

ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں اور دکھا سکتے ہیں کہ کتب حدیث کی شروح اور قرآن مجید کی تفاسیر انہی لوگوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں مانتے - امام بخاریؒ اور آپ کی صحیح کے شارحین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ حافظ ابن قیم تا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (قدس اللہ اسرارہم) کو ہم اس مطلب کے لئے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے - البتہ آپ کی خاطر آپ ہی کے خاندان میں سے ایک دو بزرگوں کو پیش کرتے ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں جانتے - (کیونکہ اجتہاد آپ کے نزدیک کسی غیر معلوم الکیفیت مرتبے کا نام ہے) مگر اس کے باوجود ان کی تطبیقات اور توجیہات کو بعد فخر پیش کیا کرتے ہیں - ان بزرگوں سے ہماری مراد امام طحاوی اور صاحب ہدایہ وغیرہما ہیں - امام طحاوی کی تو کتاب ہی کا نام شرح معانی الآثار ہے اور ہدایہ پر تو گویا حنفی مذہب کا دارومدار ہے -

مولوی صاحب! آپ بتائیں کہ ان کتابوں میں احادیث مشکلہ کی جو تشریح کی گئی ہے وہ ان بزرگوں کی اپنی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے یا امام صاحب کے صریح اقوال سے ماخوذ ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات پر مشتمل کوئی مفصل کتاب پیش کریں جو ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ کی تصنیف کردہ ہو مگر اس کو پیش کرنے سے پہلے مولانا شبلی مصنف سیرۃ النعمان

ahmadimuslim.de

اسی طرح اگر آیت یا حدیث محتمل المعانی ہو تو ایک معنی متعین کرنے کیلئے مجتہد کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور یہ تقلید عین ایمان ہے قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے

چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔ جب اُن کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ تو کس طرح فیصلہ کریگا؟ انہوں نے عرض کی کہ کتاب اللہ پر فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو سنت میں بھی نہ پائے تو اُس نے عرض کی اَجتھد برائی۔ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے رسول کو توفیق دی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی بنا کر بھیجا۔ تو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو جو فیصلہ کرے لوگ اُس کو نہ مانیں بلکہ لوگوں پر قاضی کا فیصلہ ماننا لازم ہے اور یہ بھی آپ نے نہیں فرمایا کہ جو مسئلہ قرآن حدیث میں نہ ملے۔ میں موجود ہوں کسی آدمی کو بھیج کر مجھ سے دریافت کر لینا۔ اپنے اجتہاد سے فیصلہ نہ کرنا۔ بلکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے فیصلہ کرنے کو آپ نے پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مجتہدین کو اجتہاد کی اجازت تھی

پھر اُن کے اجتہادی مسئلہ کو مان لینا لوگوں پر لازم تھا اور یہی ہمارا مقصود ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ حدیث میں آیا ہے۔ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بام القرآن۔ جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک نفی کمال کہ اس کی نماز کامل نہیں۔ جیسے حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام میں اور لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد میں اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ میں نفی کمال ہے۔ دوسرے نفی ذات۔ کہ نماز ہوتی ہی نہیں۔ اب ان دو معنوں میں سے ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے اور کونسا معنے صحیح ہے۔ یہاں ایک مجتہد کی تقلید کی جائیگی۔ وہ جن معنوں کو صحیح کہیگا مانا جائے گا۔ چنانچہ حنفیہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کو افضل سمجھ کر اُن کی تقلید کی۔ اور اُن کے بیان کردہ معنوں کو صحیح مانا۔ یعنی نفی کمال کو صحیح سمجھا۔ اور شافعیہ نے امام شافعی رحمہ اللہ پر حسن ظن کرکے ان کی تقلید کی۔ اور ان کے بیان کئے ہوئے معنے کو صحیح جانا۔ دونوں نے حدیث پر عمل کیا۔ لیکن بواسطہ تقلید مجتہد جس سے معلوم ہوا کہ بجز تقلید حدیث پر عمل ہو نہیں سکتا۔ (باقی) (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

کا یہ قول بھی سامنے رکھ لیں کہ

حق یہ ہے کہ آج امام ابوحنیفہؒ صاحب کی تصنیف کا ایک ورق بھی دنیا میں کہیں نہیں ہے۔

الحاصل آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات اپنے امام کی تصنیف میں پیش کریں۔ اسکے بعد ہمیں حق ہوگا کہ ان تشریحات کو اپنے علم سے بھی جانچیں پھر جو جانب ہمیں پسند آئیگی اُسے اختیار کر لیں گے۔ آپ ہمارے اس قول کی سند اور مثال طلب کرینگے تو ہم آپ کو موطا امام محمدؒ پڑھنے کا مشورہ دینگے۔ جس میں بہت جگہ امام محمدؒ (شاگرد امام ابوحنیفہؒ) امام صاحب کے خلاف ترجیحات کو ترجیح دیتے ہیں اور اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہدایہ میں بھی کئی ایک جگہ امام صاحب کے اقوال کو چھوڑ کر صاحبین (امام محمد اور امام ابو یوسف) کے اقوال کو ترجیح دی گئی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی ادنیٰ طالب علم سے بھی مخفی نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "اجتہاد و تقلید" ملاحظہ ہو۔

مولانا! ہم آپ کی احادیث مشکلہ کی تشریحات کی فہرست دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں جہاں تک ہو سکے آپ بہت جلد اسکو شائع کر دیں تاکہ گفتگو آگے چل سکے

ص مشانہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

(اہلحدیث)

ص۱۲ بے شک مجتہد کا کام استنباط کرنا ہے مگر ساتھ ہی اسکے اصول مسلمہ المجتہد یصیب و یخطی کو بھی ملحوظ رکھیں۔ یعنی کبھی حق بجانب ہوتا ہے اور کبھی غلطی کر جاتا ہے۔ اس اصول کا بڑا ثبوت امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے طرز عمل سے ملتا ہے۔ جن کی بابت علماء کا قول ہے انھما خالفانی ثلثی مذھبہ (مقدمہ شرح وقایہ لکھنوی)

یعنی امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ (شاگردان امام ابو حنیفہ) نے اپنے استاد کے دو تہائی مذہب میں اختلاف کیا۔ کیا یہ تقلید ہوئی یا ترک تقلید؟ (اہلحدیث)

ص۱۳ اس کا جواب نمبر ۱ میں مفصل آچکا ہے ہاں ہم قرآن کی وہ آیات اور وہ احادیث سننا چاہتے ہیں۔ جن سے بقول آپ کے تقلید کا عین ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

ص۱۴ یہ حدیث مسئلہ تقلید میں سرِ دفتر لکھی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسکے معنی سمجھنے کی کوشش نہیں کیجاتی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اپنے ناظرین تک عموماً اور مدعیان تقلید شخصی تک خصوصاً پہنچا دیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔ یہ حدیث محکمہ قضا کے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ معاذؓ کو آنحضرت صلعم نے قاضی بنا کر بھیجا (بالفاظ دیگر جج یا مجسٹریٹ) سب جانتے ہیں کہ جج ہر مقدمہ میں اجتہاد کیا کرتا ہے اور اپیل کا محکمہ اس کے اجتہاد کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ بسا اوقات جج کا فیصلہ محکمہ اپیل میں جا کر ٹوٹ جاتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ قاضی کا اجتہاد کرنا اور اس میں غلطی کر جانا ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ماتحت قاضیوں کی اپیلیں اعلیٰ حاکموں کے پاس ہوتی تھیں اور بسا اوقات ان کے فیصلے مسترد بھی ہو جاتے تھے۔ چنانچہ یہی سسٹم آج ہمارے زمانے میں بھی پایا جاتا ہے اسکو تقلید سے کیا تعلق! ہم دیکھتے ہیں کہ سب جج کے فیصلے کی اپیل کی جاتی ہے ڈسٹرکٹ

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی

مرزائی جماعت اپنے تبلیغی ہتھکنڈوں میں ایسی ماہر ہے کہ کہ ہر طرح سے ناواقفوں کو دھوکا دے جاتی ہے۔ دائیں سے بہ بائیں سے، آگے سے پیچھے سے غرض ہر طرف سے اس کے حملے جاری رہتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان دھوکہ بازیوں میں ان کو قرآن و حدیث کی مخالفت کی تو کچھ پرواہ نہیں۔ خود مرزا صاحب کے اقوال کی بھی مخالفت کر جاتے ہیں۔

"الفضل" ۱۸۔ستمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جو نظر سے اوجھل ہونے کے باعث آج (۱۰ اکتوبر) دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے :۔ 'مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنے والے' مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"دو ہزار سال گذرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا۔ جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر خدا تعالے سے دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے خداوند خدا جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا اب کسی اور کی انتظار بے سود ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آکر نجات حاصل کرے مگر افسوس کہ لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا۔ اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بے سود اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں

سرکو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہو گئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔"

(الفضل قادیان ص۸ ۱۸۔ستمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث ہم یہاں پر علم اصول اور علم معانی کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں جو سب اہل علم کا متفقہ ہے:۔ "امکان حقیقت مجاز اختیار کرنے سے مانع ہے" جسکو اصطلاحاً ان لفظوں میں بتایا جاتا ہے:۔ علامة المجاز استحالة الحقیقت۔

یہ قاعدہ اہل علم میں ایسا متفقہ ہے کہ ایک فرد بھی اس کا منکر نہیں۔ ہم مثال میں اس کی توضیح کرتے ہیں:۔

کوئی شخص کہے رأیت اسدًا (میں نے شیر دیکھا) جب تک کوئی قرینہ اس بات کا نہ ہو کہ یہاں شیر درندہ مراد نہیں ہے بہادر آدمی مراد نہیں لیا جائیگا بلکہ درندہ ہی مراد ہوگا۔

اب ہم اصل مسئلے پر نظر کرتے ہیں۔ خود اس قاعدے سے نہ صرف مضمون نگار کی تردید ہوتی ہے بلکہ قادیانی مباحث سب کے سب اس طرح اُڑ جاتے ہیں جسطرح بم کے گولے سے زمین کی مٹی۔ حدیثوں میں آیا ہے مسیح موعود صاحب شان وشوکت و صاحب سیاست ہوگا۔ یعنی نظام حکومت اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ حدیثوں کے حقیقی معنی ہیں۔ اس حقیقت کے بعد مرزا صاحب کا کلام سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

جج کے ہاں منظور نہ ہو تو ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک پہنچتی ہے۔ اسیطرح اسلامی حکومت کا قانون تھا۔

مولانا! آپ اپنے علم وفضل کو ملحوظ رکھ کر سچ بتائیے کہ قطع نظر امام صاحب کی تقلید کے ان احادیث کے دو معانی میں سے کونسے معنے آپ کے نزدیک صحیح ہیں۔ اگر آپ نے اپنی علمی تحقیق سے وہی معنی صحیح سمجھے ہیں جو بقول آپ کے امام صاحب نے کئے ہیں تو آپ مقلد نہ رہے کیونکہ آپ کا علم امام صاحب کے علم سے موافق ہوگیا۔ اس کو تقلید نہیں کہتے۔ دیکھو کتب اصول فقہ (جمع الجوامع)

اگر آپ کی تحقیق امام صاحب کے بیان کردہ مطلب کے خلاف ہے مگر آپ پھر بھی امام صاحب کے قول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کی غلطی کی شہادت آپ کا علم دیتا ہے تو معاف فرمائیے آپ مقلد تو ہیں مگر صاحب دیانت نہیں۔ کیونکہ یہ بات دیانت کے خلاف ہے کہ آپ ایک بات کو غلط سمجھ کر بھی کسی کے لحاظ سے اس کو قبول کرلیں فرمان خداوندی پر غور کیجئے۔ ارشاد ہے:۔

اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی

(جب بولو سچ بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو)

بہرحال مسئلہ تقلید شخصی نے ہمارے مخاطبوں کو اس حد تک پریشان کر رکھا ہے جس کا نقشہ کسی شاعر نے اس شعر میں دکھایا ہے ؎

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

(اہلحدیث)

(باقی)

بتاہی میں آیا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال (مشکل) ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول صـ۲)

اہلحدیث | با انصاف ناظرین للہ غور فرمائیں کہ جبکہ حدیثوں کی حقیقت کا امکان ہے اور اس کے مطابق کسی وقت مسیح موعود کا ان علامات ظاہریہ کے ساتھ آنا ممکن ہے تو ہم مجازی مسیح موعود کیوں مراد لیں۔ جو علم اصول بلکہ علم زبان کے بھی خلاف ہے۔

مرزائی ممبرو! | علم و فضل کے دعویدارو، علماء اسلام کو جاہل کہنے والو۔ بتاؤ حقیقت ممکنہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی مراد لینے والے کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتے بلکہ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کے الفاظ میں بتاتے ہیں کہ

بلاقرینہ حقیقت کو چھوڑنے والے منافق ملحد اور بدعتی ہوتے ہیں۔"

(مضمون نور الدین ملحقہ بہ ازالہ اوہام صـ۸ طبع اول)

پس علم اصول اور تصریحات مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری صورت میں دیکھنے کا انتظار کرنے والے اہل حق ہیں۔ اور مجازی معنی مراد لینے والے بقول حکیم نور الدین صاحب ایسے اور ویسے ہیں۔

قادیانی ممبرو! | ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکائت ہوگی

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈا نگر بستی)

مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑی حد تک شکر گذار واقع ہوئے ہیں۔ حتی کہ بقول خود مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی احسان شناسی و شکر گزاری میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعوی کیا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے اس مخصوص رویہ پر محل اعتراض بھی ہوئے جس کا آجتک اتباع مرزا کو رہ رہ کر احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع کراتے ہیں۔ جس کو پڑھتے ہی یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

ناظرین آپ کا مضمون ملاحظہ فرمادیں:-

"گورنمنٹ برطانیہ کی احسان شناسی و مدح جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ کچھ جائے اعتراض نہیں۔ بڑے بڑے ذی علم اہل قلم مشاہیر لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف میں رطب اللسانی کی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی اپنی گورنمنٹ کی شان میں لکھ گئے ہیں ؎

ہنگامہ وغا میں مرا سر قبول ہو
اہل وفا کی نذر محقر قبول ہو

(حوالہ مذکور)

مطلب ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جب علامہ اقبال اپنی اس شکر گزاری کے باوجود مورد اعتراض نہیں تو مرزا صاحب کیوں ہوں۔ ناظرین کوچہ رقیب میں سر کے بل چلنے کا اس سے بھی اچھا کیا کوئی نمونہ مل سکتا ہے؟

لیکن ہم تو اس جگہ اسی بات کے درپے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے عام دستور کے مطابق اس بارہ خاص میں بھی خوب خوب گل کھلایا ہے اور اپنی عیسائی گورنمنٹ پر نہائت بدترین حملہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب "نور القرآن" میں لکھتے ہیں:-

غرض عیسائیوں کی دولتیں درحقیقت اسی سجدہ کی وجہ سے ہیں جو انہوں نے شیاطین کو کیا۔ اور ظاہر ہے کہ شیطانی وعدہ کے موافق سجدہ کے بعد عیسائیوں کو دنیا کی دولتیں دی گئیں۔ (نور القرآن حصہ دوم حاشیہ صـ۱۷)

ناظرین! ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ جو عیسائی سلطنت ہے اور نہائت دولت مند حکومت ہے۔ کیا مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق شیطان کی موعودہ حکومت نہیں قرار پائی؟ اور جبکہ برطانیہ شیطانی وعدہ والی سلطنت قرار پائی تو کیا اس سے بھی بدترین حملہ کی مثال دنیا میں کوئی پیش کی جاسکتی ہے؟ پس کہاں گورنمنٹ کو محسن کہنا اور کہاں گورنمنٹ کو شیطانی سلطنت بتلانا۔

بالآخر ہم اتباع مرزا کو عموماً اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خصوصاً یہ تسلی و مژدہ بخش حوالہ دکھا کر عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع پر کوچۂ رقیب میں جانے کی بجائے مرزا صاحب کا منقولہ بالا حوالہ دکھا کر بکلی اعتراضات کا استیصال کر دیا کریں۔ کیوں ڈاکٹر صاحب! صحیح ہے نا ۔ع

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

اہلحدیث | ڈاکٹر اقبال اور مرزا صاحب میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مرزا صاحب مسیح موعود، مہدی مسعود بلکہ محمد ثانی بقول مرزا بلکہ بمنزلہ ابن اللہ بلکہ کرشن رودر گوپال بھی جن کے مقابلے میں ڈاکٹر اقبال جیسے شاعر کا قول پیش کرنا اور ڈاکٹر صاحب کے قول سے مرزا جی کی صفائی پیش کرنا ہمارے خیال میں مرزا جی کی توہین کرنا ہے۔ لیکن غرض بری بلا ہے۔ بقول ؎

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج احتیاج

ڈاکٹر بشارت احمد غرض کے ماتحت ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جن کو وہ خود بھی صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ مثلاً مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی جن کا نام نامی محمدی بیگم ہے ڈاکٹر صاحب نے اس سے مراد مسمات مذکورہ نہیں لی بلکہ وہ محمدی جماعت (نو مسلم) جو انگلستان میں اصلی یا فرضی تیار ہوئی ہے مراد بتائی ہے یعنی نکاح اصلی

ایسا الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مشہور الہامات (۴۹۶) کی تحقیق، قیمت ۶ر، ۳ر - منیجر اہلحدیث -

مطلب یہ جتایا گیا ہے کہ صاحب بہادر کی عیسائی قوم سے ہمی جماعت پیدا کر لینگے۔ ذیل میں علی ہذا القیاس

گنبد ... صاحب نے کس ... نامہ نگار کو ... جو ... بانٹے ... ذیل نمبر ... کتاب است

سیالکوٹ ... بابت ... نومبر ۱۹۳۹ء

صاحبزادہ صاحب نے حدیث کا حوالہ نہیں دیا مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مضمون نویس کا فرض ہے کہ اس کی سند معہ حوالہ کتاب پیش کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی خانہ ساز روایات کے پرخچے فضائے آسمانی میں کیسے اڑتے ہیں۔

شئے صاحب! یہ صحافتی دنیا ہے جہاں بے دلیل بات نہیں سنی جا سکتی۔ حلقہ مریدین نہیں کہ جو کچھ آپ کہہ دیجئے وہ صم بکم ہو کر سر ہلا دیجئے۔

اس حدیث کے علاوہ تین روایتیں اور نقل کی ہیں مگر خدا کی شان سند ایک کی بھی نہیں لکھی اور کیوں لکھتے جبکہ حق و صداقت اسی امر میں پنہاں تھی۔ اور صاحبزادہ صاحب کو وہ منظور نہیں۔

خلاصہ مطلب ان روایات کا یہ ہے۔ جو نمبروار درج ہے:۔

(۱) عبدالرحمٰن بن عوف کی ماں کہتی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے وقت ہاتھوں پر اٹھایا۔ آپ روئے۔ غیبی آواز آئی رحمک اللہ (پھر) ایک نور سارے افق میں پھیلا۔ جس میں مجھے روم و شام کے محل نظر آنے لگے اور آپ غائب ہوگئے اور ایک آواز آئی کہ مغرب مشرق میں آپکو گشت کرا دو۔

(۲) ابودرداء صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عامر بن ربیعہ انصاری کے گھر سے گزرے وہ اپنے بچوں کو ولادت (پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) کے واقعات سکھلا رہا تھا اور کہتا تھا وہ آج ہی کا دن تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں اور بخشش ہے اور جو تمہارے جیسا کام کرے گا اس کی نجات ہے۔

(۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہی کام (تعلیم وقائع ولادت) کر رہے تھے۔ آنحضرت تشریف لائے اور خوشی سے فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

شئے صاحب! ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ دیگر روایات کی ... نہیں ...

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

اس میں شک نہیں کہ جس خدا نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی شان کو جیسا وہ جانتا اور بیان کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے قدوس کی پاک کلام قرآن مجید اور اس کی تشریح احادیث رسول میں تلاش کریں۔ ان سے باہر ہمیں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہیں جو صفات ان میں مذکور ہونگی وہی صحیح اور درست ہونگی۔ اس کے سوا جو مدح ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو مدح نہ کہا جائے بلکہ بجا ہے کہ کسی حد تک اس کو توہین قرار دیا جائے۔ انہی معنی کو ملحوظ رکھ کر سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا لا تطروني الحديث مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ یعنی میری فضیلت اس طرح بیان نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی ظاہر کی۔

یہ اصول مستنبط از حدیث رسول علیہ السلام بھی ہمارے سامنے ہے اور اخبار الصوفیہ سیالکوٹ کا وہ پرچہ بھی پیش نظر ہے۔ جس میں فضائل سید المرسلین کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ مضمون نویس پیر علی پوری (جماعت علی شاہ صاحب) کے صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب اگر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصول صحیح کے ماتحت بیان کرتے تو کسی شخص کو چون و چرا کی گنجائش نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادھر ادھر کی باتیں بہت لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ قرآن جیسی جامع اور احادیث نبویہ جیسی مکمل چیز کے بعد بیرونجات سے کیوں امداد طلب کی جاتی ہے۔ بہرحال ہم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرینگے جو حشو و زوائد ہیں اور روائتی طور پر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

مضمون نگار صاحب اپنے طور پر جو کچھ بھی عوام کو ہدایات دے گئے ہیں ان سے تو ہمیں مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کے مریدین۔ غضب یہ ڈھایا کہ جو لکھ دیا ہے:۔

"صحابہ اس کی خوشی مناتے تھے۔ یہ ذکر خیر سناتے تھے ضیافتیں کھلاتے تھے۔ خاص اہتمام کے ساتھ اس خاص دن کی عید مناتے تھے۔ ذکر ولادت سنت ہے۔ حاکم اور ابن حبان عبداللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ خود سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ولادت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔ ہم آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں تھے، نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آگ میں تھے۔ ہمیں خدا نے پاک نفوس میں منتقل فرمایا۔ نبیوں نے ہم پر ایمان لایا۔ ہماری بشارت توریت میں ہماری شہادت انجیل میں۔ ہمیں سے زمین روشن ہے فلک منور ہیں۔ ہم ہی دعائے خلیل ہیں ہم ہی نوید مسیحا ہیں۔ ہماری والدہ کے جسم سے نور خارج ہوا جس سے انہیں ملک شام کی عمارتیں تک دکھائی دیں۔ ... حدیث طویل ہے ... "

مسے ہو تو ہو سند تحریر پیش کرو۔ پھر دیکھو حق کس طرح عیاں ہو کر چمکتا ہے۔

عل پھر والو! حق کے متلاشی بنو۔ حق پوشی کرکے کبھی فلاح نہ پاسکو گے۔ آخر ایک دن سچے دربار میں پیش ہونا ہے۔ اس وقت یہی تحریر سامنے پیش ہو کے کہا جائے گا۔ اقراء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

(باقی آئندہ)

مذاکرہ علمیہ

لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک

(از قلم مولوی ابو البشارا میر احمد صاحب سہسوانی نزیل جبلپور)

(۱) آیہ کریمہ شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

(۲) سورہ دخان کی آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ

(۳) آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔

(۱) ان تینوں آیات بینات میں قرآن مجید کی ابتداء تنزیل کے تین مواقع بتائے گئے ہیں۔ (۲) یا تینوں میں ایک ہی وقت کا ذکر و اشارہ ہے۔ (۳) کیا ان تینوں آیتوں میں تعارض و تناقض ہے۔ (۴) کیا لیلہ مبارکہ کا نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے (۵) کیا لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر دونوں ایک ہیں یا دو علیحدہ علیحدہ۔ احادیث صحیحہ اور مفسرین معتبرین متقنین و شراح حدیث کی تحقیق سے ان سوالات کا حل ہونا چاہئے۔

از روئے تحقیق محدثین ربانی و مفسرین حقانی اتصافاً یہ ثابت ہے کہ تینوں آیتوں میں ایک ہی وقت مراد ہے۔ اور ان میں کسی قسم کا تعارض تناقض نہیں اور نہ تین وقت مراد ہیں۔ اور نہ لیلہ مبارکہ کا لیلہ نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(۱) دیکھئے تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ خازن ج ۱ ص ۱۳۱ مطبوعہ مصر میں ہے قال ابن عباس انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شہر رمضان فوضع فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین سنۃ فذلک قولہ فلا اقسم بمواقع النجوم وروی ابو داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انزلت صحف ابراہیم فی ثلث لیال مضین من رمضان وفی روایۃ فی اول لیلۃ من رمضان و انزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان و انزل انجیل عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل زبور داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل الفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین لست بقین بعدھا فعلی ھذا یکون ابتداء نزول القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان وھو قول ابن اسحق و ابی سلیمان الدمشقی انتہی۔

(۲) دیکھئے تفسیر معالم التنزیل جلد مذکور صفحہ مذکور عن ابن عباس انہ سئل عن قولہ عزوجل شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ وقد نزل فی سائر الشہور و قال عزوجل وقرآنا فرقناہ فقال انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شہر رمضان الی بیت العزۃ فی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین فذلک قولہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم قال داؤد بن ابی ھند قلت للشعبی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اما کان ینزل فی سائر الشہور قال بلیٰ ولکن کان جبریل علیہ السلام یعارض محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ما انزل اللہ الیہ فیحکم اللہ ما یشاء وینسیہ ما یشاء وروی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلت صحف ابراہیم فی ثلاث لیال مضین من رمضان ویروی فی اول لیلۃ من رمضان وانزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان وانزل الانجیل علی عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ مضت من رمضان وانزل الزبور علی داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین من شہر رمضان لست بقین بعدھا انتہی۔

(۳) دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول ص ۲۳۲ مؤلفہ نواب صدیق الحسن خان رح میں ہے اللہ پاک نے اس آیت پاک میں ماہ رمضان کی مدح کی نہ کسی اور مہینے کی۔ سب مہینوں میں اس مہینہ کو واسطے اتارنے قرآن شریف کے پسند کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ مہینہ وہ ہے جس میں اللہ کی کتابیں پیغمبروں پر اترا کرتی تھیں۔ امام احمد نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پہلی رات رمضان کے اترے۔ توراۃ چھٹی رمضان کو اتری۔ انجیل تیرھویں رمضان کو۔ قرآن چوبیسویں رمضان کو نازل ہوا۔ حدیث جابر میں یوں آیا ہے کہ زبور بارھویں رمضان کو۔ انجیل اٹھارھویں کو اتری باقی مثل متقدم (حدیث کے) اس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سارے صحف و ہر سہ کتب جس کسی نبی پر اتری ایک بارگی ہی اتری۔ مگر قرآن سو سب کا سب تو ایک دفعہ آسمان دنیا پر طرف بیت العزت کے اترا۔ یہ ماجرا ماہ رمضان شب قدر میں ہوا کما قال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال انا انزلناہ

الآثار المنجوم ردو علائم المرقوم ... (۳۸) ... اہلحدیث کا مذہب ... قیمت ۸ ... (منیجر)

فی لیلۃ مبارکۃ - پھر تھوڑا تھوڑا الگ الگ مطابق واقعات و حادثات اترتا رہا - اسیطرح کئی طرق سے ابن عباس سے مروی ہے - یہی مطلب ہے اس آیت کا وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القران جملۃ واحدۃ کذلك لنثبت بہ فؤادك ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونك بمثل الا جئناك بالحق واحسن تفسیرا غرض جب مشرکین کوئی جھگڑا لاتے تو اسکا جواب دینا وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا - انتہی -

اور دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۰

ف :- حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ اوس نے قرآن عظیم کو لیلہ مبارکہ میں نازل فرمایا یعنی بابرکت شب قدر ہے - کما قال عز وجل انا انزلناہ فی لیلۃ القدر - اور نزول قرآن شریف کا شہر رمضان میں ہوا - کما قال تبارك وتعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القران اور حدیثیں جو اس باب میں نازل ہوئی ہیں ہم نے ان کو سورہ بقرہ میں ایسے طور سے ذکر کیا ہے کہ یہاں ان کے مکرر ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے - اور جس شخص نے یہ کہا کہ وہ رات شب نصف شعبان ہے جیسا کہ عکرمہ سے مروی ہے تو بیشک اس نے بعد بعید کیا - کیونکہ قرآن شریف نے اس پر نص کی ہے کہ وہ رمضان میں ہے - اور وہ حدیث جو کہ عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - آجال (عمریں) قطع کی جاتی ہیں شعبان سے شعبان تک یہاں تک کہ بے شک مرد البتہ نکاح کرتا ہے اور اسکے واسطے بچہ پیدا کیا جاتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں نکل چکتا ہے - سو یہ حدیث مرسل ہے - ایسی حدیثوں سے نصوص کا معارضہ نہیں کیا جاتا ہے - انا کنا منذرین کا یہ مطلب ہے کہ ہم اعلام کرنیوالے ہیں لوگوں کو وہ شے جو انکو نفع و ضرر دیتی ہے شرعاً تاکہ اللہ کی حجت اپنے بندوں پر قائم ہو جائے - فیہا یفرق کل امر حکیم کے یہ معنی ہیں کہ سال بھر کا کام شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے لوح محفوظ سے طرف لکھنے والوں کے اور جو اجلیں اور روزیاں خلق کی اس سال میں ہوتی ہیں اور جو کچھ کام اس میں ہوتا ہے آخر سال تک - اور اسی طرح حضرت ابن عمر و مجاہد و ابو مالک و ضحاک اور بہت سے سلف سے مروی ہے انتہی اور دیکھئے تفسیر مذکور صفحہ ۱۳۷ سطر ۳ - لیلہ مبارک میں اختلاف ہے قول اول یہ ہے کہ مراد لیلۃ القدر ہے - قتادہ و ابن زید اور اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں دلیلیں اس قول کی یہ ہیں - اوّل اللہ پاک نے فرمایا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر - پس انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ واجب ہے کہ یہ وہی رات ہے جو کہ مسمی بلیلۃ القدر ہے - تاکہ تناقض لازم نہ آئے - دوسری اللہ پاک نے فرمایا ہے - شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پس اس جگہ جو یہ فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ سو واجب ہے کہ یہ لیلۃ مبارکہ رمضان میں ہو - تو اب ثابت ہوا کہ وہ لیلۃ القدر ہے - تیسری اللہ پاک نے لیلۃ القدر کی صفت میں فرمایا ہے تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر اور یہاں (سورہ دخان میں) فرمایا فیہا یفرق کل امر حکیم اور اس جگہ فرمایا رحمۃ من ربك اور لیلۃ القدر میں فرمایا سلام - اور جب اوصاف باہم متقارب ہوئے تو اس بات کا قائل ہونا واجب ہوا کہ ان دونوں میں ایک رات وہی دوسری ہے - چوتھی محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں قتادہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی اول رات میں نازل ہوئے - اور توریت رمضان کی چھٹی رات میں اور زبور اس کی بارھویں رات میں اور قرآن شریف اوس کی چوبیسویں رات میں نازل ہوا اور لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے - پانچویں لیلۃ القدر کا جو یہ نام رکھا گیا سو اسی لئے کہ اس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اس کی قدر و بزرگی نفس زمان کے سبب سے نہیں ہے اسلئے کہ زمانہ تو ذات و صفات میں ایک شے ہے پس یہ ممتنع ہے کہ لذاتہ بعض زمانہ بعض سے اشرف ہو - تو اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ زمانہ کی تشریف و قدر اس سبب سے ہے کہ اوس میں کچھ ایسے شریف امور حاصل ہوئے کہ ان کی بڑی قدر ہے - اور یہ بھی معلوم ہے کہ دین کا منصب دنیا کے منصب سے عظیم تر ہے اور دین میں سب چیزوں سے بڑھ کر عظیم و شریف از راہ منصب کے قرآن شریف ہے - اس لئے کہ اسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوئی اور اسی سے حق و باطل میں فرق ظاہر ہوا - جسطرح کہ اللہ پاک نے اس کی صفت میں فرمایا ہے ومہیمنا علیہ - اور اسی سے سعادت والوں کے درجے اور شقاوت والوں کے درکے ہوئے - پس اس تقریر کی بنا پر کوئی شے نہیں ہے مگر قرآن شریف اس سے اعظم ہے قدر میں اور اعلیٰ ہے ذکر میں اور بزرگ تر ہے منصب میں - اور جب اس پر اتفاق کیا ہے کہ لیلۃ القدر وہی ہے جو رمضان میں واقع ہوئی تو ہم نے جان لیا کہ قرآن شریف اسی رات میں نازل کیا گیا - یہ دلائل واضح و ظاہر ہیں - دوسرا قول یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے - یعنی شب نصف شعبان عکرمہ اور ایک گروہ اسی کا قائل ہے اس قول والوں کے یہ دلائل ہیں - اوّل یہ ہے کہ اس رات کے چار نام ہیں - لیلہ مبارکہ - لیلۃ البراءۃ - لیلۃ الصک - لیلۃ الرحمۃ - دوسری یہ کہ پانچ خصلتوں کے ساتھ مختص ہے - پہلی خصلت تو یہ آیت ہے فیہا یفرق کل امر حکیم - دوسری یہ ہے کہ اس میں عبادت کی فضیلت ہے - زمخشری (جس کا معتزلی ہونا اور اسکی روایت کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں ثابت کر دیا گیا ہے) نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پڑھے اس رات میں سو رکعتیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتے بھیجے - تیس تو اس کو جنت کی بشارت دیں اور تیس عذاب نار سے اوس کو امن دیں اور تیس اوس سے دنیا کی آفات دفع کریں - اور دس شیطان کے کید اوس سے دفع کریں - تیسری نزول رحمت ہے - حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ رحم کرتا ہے میری امت پر اس رات میں بعدد بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے - چوتھی یہ کہ اس میں مغفرت حاصل ہوتی ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

ahmadimuslim.de

بے شک اللہ مغفرت فرماتا ہے سارے مسلمانوں کی اس رات میں مگر کاہن و ساحر اور ہمیشہ پینے والا شراب کا اور نافرمان ماں باپ کا اور اصرار کرنے والا زنا پر۔

پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام شفاعت عطا فرمائی ہے آپ کی امت میں۔ زمخشری نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرھویں رات میں اپنی امت کے حق میں سوال کیا تو اس میں سے آپ کو تہائی دی گئی پھر آپ نے چودھویں رات سوال کیا تو دو تہائی عطا کی گئی۔ پھر پندرھویں رات سوال کیا تو ساری دیدی گئی الا من شرد عن اللہ شرود البعیر یعنی وہ شخص جو اللہ سے بدکا مثل بدکنے اونٹ کے کذا ذکر الخطیب علی نقلہ الجمل۔ بالجملہ نووی رح نے شرح مسلم کے باب صوم التطوع میں کہا ہے کہ قول شب نصف شعبان کا خطا ہے۔ صواب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے اور اسی کے علماء قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ وقال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ پس دوسری آیت بیان ہے پہلی آیت کا۔ لیلۃ القدر اس لئے نام رکھا ہے کہ اللہ پاک اس میں مقدر کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اپنے امر سے اوس کی مثل تک سال آیندہ سے یعنی امر موت و اجل و رزق یہاں تک کہ بیت اللہ کے حاجی لکھے جاتے ہیں مع اپنے ناموں کے اور باپ دادوں کے ناموں کے اور یہ ان فرشتوں کو سپرد کیا جاتا ہے جو کہ امور کی تدبیر کرتے ہیں یعنی حضرت اسرافیل و حضرت میکائیل و حضرت عزرائیل و حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والصلوٰۃ۔ یہ قول سعید بن جبیر کا ہے۔

اور دیکھئے تفسیر مذکور جلد مذکور ص۲۶۳ سطر۔ فتح البیان (مؤلفہ نواب رح) میں ہے کہ حق وہی ہے جس طرف جمہور گئے ہیں کہ لیلہ مبارکہ وہی لیلۃ القدر ہے۔ شب نصف شعبان نہیں۔ اس واسطے کہ اللہ پاک نے یہاں تو اوس کو مجمل رکھا ہے اور سورہ بقرہ میں اسکو بایں قول بیان فرمایا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور سورہ قدر میں بایں قول انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

پس اب بعد اس بیان واضح کے وہ شئے باقی نہ رہی جو کہ موجب خلاف ہو اور نہ وہ جو مقتضی اشتباہ کی ہو۔ رہی یہ حدیث جو ابن زنجویہ و دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الآجال من شعبان الی شعبان الی آخرہ کما تقدم واخرجہ ابن ابی الدنیا وابن جریر عن عثمان بن محمد۔ سو یہ مرسل ہے۔ ایسے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسی حدیث کے ساتھ صرائح قرآن شریف کا معارضہ کیا جاتا ہے۔ اور اس باب میں جو مروی ہے سو وہ مرسل ہے یا غیر صحیح۔

صاحب درمنثور نے اسکو وارد کیا ہے اور جو شب نصف شعبان کی فضیلت میں وارد ہوا ہے اسکو بھی لائے ہیں سو یہ سب اس کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ لیلہ مبارکہ میں مراد ہے یعنی اس کی فضیلت بجائے خود ثابت ہی ہوا کرے اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ لازم نہیں آتا ہے کہ لیلہ مبارکہ سے وہی مراد ٹھیری واللہ اعلم! غرضیکہ اللہ پاک نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ سارا قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔ ام الکتاب یعنی لوح محفوظ سے طرف بیت العزت کے سمای دنیا میں۔ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا راتوں اور دنوں میں اندر تئیس برس کے انواع و اقسام وقائع وحوادث میں حالاً فحالاً۔ اسکی تحقیق سورہ بقرہ میں بزیر تفسیر شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن گزر چکی ہے۔ مقاتل کہتے ہیں کہ لوح محفوظ سے ہر لیلۃ القدر میں وحی سے اوس مقدار پر نازل ہوتا تھا کہ جس کو جبریل علیہ السلام سال بھر میں لیکر نازل ہوتے اوس کی مثل سال آیندہ تک۔ کسی نے کہا کہ ابتدائے نزول قرآن لیلۃ القدر میں تھی۔ حدیث ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا اور جبریل علیہ السلام اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کرکے واسطے جواب لوگوں کے بالجملہ اللہ پاک نے اس رات کا یہ وصف کیا کہ وہ مبارک ہے اس لئے کہ اس میں قرآن نازل ہوا اور وہ دین و دنیا کے مصالح پر مشتمل ہے اور اسواسطے کہ اس میں ملائکہ و روح نازل ہوتے ہیں جس طرح کہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قدر میں آجائیگا۔ انتہی۔

مذکورہ بالا تفاسیر سے تینوں آیتوں کی تطبیق اور لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر کا ایک چیز ہونا اور اس کا ماہ رمضان میں ہونا۔ اور لیلہ نصف شعبان میں نہ ہونا حدیثوں اور اقوال صحابہ و مفسرین سے اچھی طرح واضح ہوگیا

(۳) اب ان احادیث کا حال سنئے جن کی رو سے لیلہ مبارکہ لیلہ نصف شعبان میں قرار دی جاتی ہے۔ کئی حدیثوں کا حال تو نواب صاحب کی تفسیر سے اوپر گزر چکا۔ باقی اور حدیثیں ہیں۔

(۱) حدیث حضرت علی والی۔ جس کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی مورخہ نومبر ۱۹۳۶ء ص۱۲ میں اچھی طرح مدلل طرق سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں اور اسی حدیث کو امام منذری نے "الترغیب والترہیب" ص۱۵ باب فی صوم شعبان میں بلفظ روی عن علی روایت کیا ہے۔ اور امام موصوف نے مقدمہ کتاب میں اصطلاحات کا ذکر کرتے ہوئے روی کا لفظ روایات موضوع و مناکیر کیلئے مقرر کیا ہے۔

(۲) دوسری حدیث "الترغیب والترہیب" ص۱۵ باب فی صوم شعبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی فاطال السجود حتی ظننت انہ قبض فلما رأیت ذلک قمت حتی حرکت ابہامہ فتحرک فرجعت فسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک الیک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما رفع راسہ من السجود وفرغ من صلاتہ قال یا عائشۃ او یا حمیرا اظننت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خاس بک قلت لا واللہ یا رسول اللہ ولکن ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال اتدری ای لیلۃ ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ لیلۃ النصف من شعبان ان اللہ عز وجل یطلع علی عبادہ فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین ویرحم المسترحمین

تاریخ الخلفاء۔ جس میں خلفاء راشدین اور دیگر خلفاء کے حالات تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۲ مجلد عہ

یؤخر اہل الحقد کما ھم رواہ البیہقی من طریق العلاء بن الحرث وقال ھذا مرسل جید یعنی ان العلاء لم یسمع من عائشۃ۔ اس سے معلوم ہؤا کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ علاء بن الحرث (راوی) نے حضرت عائشہ رض سے نہیں سنا۔ لہذا یہ حدیث مرسل ضعیف لائق احتجاج نہیں۔

(س) اور اسی حدیث کو امام منذری نے کتاب مذکور باب الترہیب من التہاجر ص۴۲۸ میں اس طرح روایت کیا ہے:-

وروی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع عنہ ثوبیہ ثم لم یستتم ان قام فلبسھما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت انہ یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعہ فادرکتہ بالبقیع بقیع الغرقد قد یستغفر للمومنین والمومنات والشھداء فقلت بابی وامی انت فی حاجۃ ربک وانا فی حاجۃ الدنیا فانصرفت قد خلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا النفس یا عائشۃ فقلت بابی وامی اتیتنی فوضعت عنک ثوبیک ثم لم یستتم ان قمت فلبستھما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت انک تاتی بعض صویحباتی حتی رایتک بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشۃ اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیھا عتقاء من النار بعدد شعور غنم بنی کلب لا ینظر اللہ فیھا الی مشرک ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ولا الی عاق لوالدیہ ولا الی مدمن خمر قال ثم وضع عنہ ثوبیہ فقال لی یا عائشۃ تاذنین لی فی قیام ھذہ اللیلۃ قلت نعم بابی وامی فقام فسجد لیلا طویلا حتی ظننت انہ قد قبض فقمت التمسہ ووضعت یدی علی باطن قدمیہ فتحرک ففرحت وسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک جل وجھک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما اصبح ذکرتھن لہ فقال یا عائشۃ تعلمیھن فقلت نعم فقال تعلمیھن وعلمیھن فان جبریل علیہ السلام علمنیھن وامرنی ان اردد ھن فی السجود رواہ البیہقی۔ امام منذری کا اس حدیث کو رُوِیَ کے لفظ سے لکھنا اس سے ثابت ہؤا کہ یہ روایت موضوع ومناکیر میں سے ہے۔

حدیث ملک۔ جامع ترمذی مطبوعہ مطبع عالی نول کشور ص۱۲۹ سنہ میں ہے۔ باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا الحجاج بن ارطاۃ عن یحیی بن ابی کثیر عن عروۃ عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تبارک وتعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعور غنم کلب وفی الباب عن ابی بکر الصدیق قال ابو عیسی حدیث عائشۃ لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث الحجاج وسمعت محمدا یقول ھذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروۃ قال محمد والحجاج لم یسمع من یحیی بن ابی کثیر انتہی۔ اس حدیث کو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی یہ روایت حجاج کے طریق سے ہم کو پہنچی ہے۔ اور میں نے سنا ہے محمد (امام بخاری) سے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے اور کہا (بخاری نے) یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا۔ کہا محمد (بخاری) نے اور حجاج (راوی) نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے نہیں سنا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ اللہ جہلعزت نے اپنے بندوں کی نئی نئی ضرورتوں اور ان کی کم عمروں پر نظر فرماتے ہوئے بندوں کو ایک سال تک منتظر نہیں رکھا بلکہ نہایت کرم سے ہر روز ایک خاص وقت پر الٰہی رحمت نے بندوں کو مستفید فرمانے کے لئے ہر روز نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل ص۱۰۹:-

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ ویقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر۔ اور صحیح مسلم میں ہے عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسال اللہ فیھا خیرا من امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ۔ ان حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اللہ رب العزت عزاسمہ نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے تو اس اعتبار سے ہر روز وہ وقت شب براءۃ ہے۔ نہ سال بھر تک کا انتظار اور نہ نصف شعبان والی روایتوں کو حسن بعیرہ قرار دینے کی زحمت گوارا کرنا۔

آیئے اب ہم آپ کو حضرت عائشہؓ والی حدیث سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان تشریف لے جانے کا اصل واقعہ سنائیں کہ یہ قصہ نصف شب شعبان میں تھا یا کس وقت۔ غور سے پڑھئے صحیح مسلم ص۳۱۳ ج۱:-

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ویحیی بن ایوب وقتیبۃ بن سعید قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخران نا اسمعیل بن جعفر عن شریک وھو ابن ابی نمر عن عطاء بن یسار عن عائشۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔

اس حدیث میں لفظ کلما کان لیلتھا یخرج قابل غور ہے

کائنات روحانی۔ قرآن حکیم کا انسان کی روحانی (۸) ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۸ر (مینجر)

ان دونوں لفظوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہفتہ وار بقیع غرقد تشریف لے جانا واضح الفاظ سے ثابت ہوگیا۔ جس میں کسی مہینہ کی تخصیص نہیں۔

اور آنجناب کے اسی طریقہ مستمرہ کو ایک خاص واقعہ کے ساتھ ذکر فرماتی ہیں۔ پھر پڑھئے صحیح مسلم اسی صفحہ پر حدیث مذکور کے بعد دوسری حدیث جو دو سندوں سے مذکور ہے :-

عن محمد بن قیس قال قالت عائشۃ الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا بلی قال قالت لما کانت لیلتی التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا عندی انقلب فوضع رداءہ وخلع نعلیہ فوضعہما عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فاضطجع فلم یلبث الاریث ما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءہ رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافہ رویدا فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فہرول فہرولت فاحضر فاحضرت فسبقتہ فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالک یا عائش حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیء قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رایت امامی قلت نعم فلہدنی فی صدری لہدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل علیہ السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرہت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک ان تاتی اہل البقیع فتستغفر لہم قالت قلت کیف اقول لہم یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون۔

ان دونوں روایتوں میں تناقض نہیں۔ حدیث اول میں جناب رسالت مآب کے روزمرہ معمول کا ذکر ہے جو کلما الخ یخرج صیغہ مضارع سے ظاہر ہے اور دوسری میں خاص واقعہ طرز عجیب سے مذکور ہے کہ اسکو حضرت عائشہ سے مصلحتاً پوشیدہ رکھنا تھا تاکہ گھبرائیں نہیں۔

ان صحیح حدیثوں کی موجودگی میں ضعاف ومناکیر روائتوں کو حسن لغیرہ قرار دیکر اور فضائل اعمال کیلئے ان کو جائز رکھنا اور ان سے نصوص قرآنی کا معارضہ کرتے ہوئے لیلہ مبارکہ نصف شب شعبان میں قرار دینا اور اس شب میں نمازیں پڑھنا اور قبرستان جانا سخت زیادتی اور بے انصافی ہے۔

علماء کرام بالخصوص علماء محدثین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس تحقیق میں بغور ملاحظہ کرکے اس رسم قبیح شب براءۃ کو مٹانے کی کوشش کرکے بندگان خدا کی اصلاح فرمائینگے۔ وما ارید الا الاصلاح ما استطعت۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اہلحدیث | یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اسپر قلم اٹھا سکتے ہیں۔

نتیجہ امتحان مدرسہ اہل حدیث باڑی

حسب دستور شعبان میں جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب سفیر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی نے امتحان مدرسہ اہل حدیث باڑی لیا۔ بفضلہ تعالیٰ نتیجہ بہت ہی اچھا رہا۔ ۹۰ لڑکوں سے کل ۶ فیل۔ باقی پاس ہوئے۔ ممتحن موصوف نے معائنہ بک میں مدرسہ کی تعریف بہت اچھے لفظوں میں لکھی ہے۔ مدرسہ ہذا پوری ترقی اور کوشش سے ہندوستان میں نام حاصل کر چکا ہے۔ مگر مالی حالت تسلی بخش نہیں۔ اس لئے امسال علاوہ مولوی عبد المعبود صاحب کے دوسرے مولوی ابوبکر صاحب کو بھی بغرض حصول امداد باہر بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین براہ راست بذریعہ منی آرڈر یا بواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کے مدرسہ کی مالی امداد فرماکر شکریہ کا موقع دینگے۔

نوٹ :- بیرونی طلباء جن کا طعام قیام بذمہ مدرسہ ہے بذریعہ درخواست اجازت لے کر داخل ہو سکتے ہیں۔ داخلہ ۶ شوال سے اخیر ذیقعد تک رہیگا۔ خط وکتابت بنام مولوی عبد المجید صاحب نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور ہونی چاہیئے۔ المشتہر :- خان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی۔ ریاست دھول پور۔

(۶)　(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

ضروری اعلان

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۲۵۔ شعبان کو بند ہوا۔ اور انشاء اللہ حسب دستور دس شوال کو کھلیگا۔ دار العلوم اپنی تعلیم وتربیت اور رہائشی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبہ کے لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ شائقین علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ داخلہ کی اجازت جلد سے جلد مہتمم کے نام روانہ کریں۔ درجہ عالم کے طلباء کے لئے جاگیر کی جگہ بھی خالی ہے۔ تمام درخواستیں سرپرست مدرس اول یا کسی مستند عالم کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ درخواست میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اب تک کس مدرسہ میں اور کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے۔ دربھنگہ

جمع القرآن والحدیث ۔ مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع، ترتیب ہونے کا ذکر اور وحی الٰہی ہونے کا ثبوت۔ اور معترضین کے شکوک کا جواب۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ قیمت صرف ۴ر۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ع۱۸} زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کردی۔ جس کو عرصہ سات سال کا ہوتا ہے۔ وہ لڑکی اپنے شوہر سے ہمیشہ ناخوش رہی اور کبھی اُس کے یہاں مستقل طریقے سے نہ رہی۔ اور ہمیشہ رات کو پوشیدہ بھاگتی رہی۔ اب بغیر طلاق اور خلع کرائے ہوئے اُسکے والدین اور چند آدمیوں نے دوسرے سے عقد کردیا۔ اب وہ نکاح ثانی جائز ہوا یا ناجائز۔ اور بصورت ناجائز اس کو کیا کرنا چاہئے۔ اور جو لوگ شریک عقد تھے اُن پر شرعی کیا حکم ہے۔ اور اگر اُس کا شوہر طلاق نہ دے تو کیا کیا جائے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۵۵)

ج ع۱۸} جب تک نکاح اول فسخ نہ کرایا جائے یا طلاق نہ ہو دوسرا نکاح جائز نہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ والمحصنات من النساء یعنی خاوند والی عورتیں بھی تم (مسلمانوں) پر حرام ہیں جو شخص جان بوجھ کر خاوند والی عورت کا نکاح دوسری جگہ کرتا ہے وہ حرام کو حلال کرتا ہے۔ جو کفر ہے۔ نکاح میں شرکت کرنے والے جب تک اپنا بیان نہ دیں ہم ان کے متعلق کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ اللہ اعلم!

س ع۱۹} زید کا دعویٰ ہے کہ کوئی شخص ہندو ہو یا عیسائی، سکھ ہو یا یہودی غرض کسی مذہب کا آدمی ہو اور وہ اپنے مذہب پر پختہ رہے۔ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے، غرضیکہ اسلام کی کوئی بات بھی نہ مانتا ہو مگر اتنا کہہ دے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو اس کی نجات لازمی ہے اور میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔ کیا یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے؟

(۲) نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نماز روزہ، زکوٰۃ وغیرہ نجات کے لئے نہیں بلکہ درجات کے لئے ہیں۔ لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے؟

(عبدالرحیم خریدار اہلحدیث ...)

ج ع۱۹} عقیدہ مندرجہ عدد ۱ صحیح نہیں۔ توحید باری و رسالت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی تصدیق کے بعد اسلام کے کسی حکم کا بھی انکار کرنیوالا کافر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وحج البیت وصوم رمضان (بخاری مسلم) یعنی اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے خدا کی وحدانیت کی شہادت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

س ع۲۰} جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو حکم دیا کہ جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوگیا تو بعد حضرت عمرؓ کے کہنے سے آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کو منع کردیا! اب سائل کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا یا وحی الٰہی کے ذریعے؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۰} نبی کوئی حکم شرعی اپنی رائے سے نہیں دیتا۔ یہ حکم بھی وحی الٰہی سے تھا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ وما ینطق عن الهوىٰ ان هو الا وحی یوحیٰ الآیہ

س ع۲۱} زید کی عمر چھ ماہ اور ہندہ کی عمر ڈھائی سال۔ جب ان کا والد بکر شروع سال ۱۹۱۰ء میں فوت ہوگیا۔ بالغ ہونے تک ہر دو وراثت بکر پر پرورش پاتے رہے۔ ۱۹۲۰ء کو ہندہ کی شادی کردی۔ بموجب رواج پارچات زیور بطریقہ جہیز دیا۔ بعد ازاں ہندہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۱ء تک اپنے خاوند کے گھر پر تمام اخراجات خرچ خوراک حاصل کرتی رہی۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۵ء تک زید نے ہندہ کو وارث شرعی قرار دے کر ثلث حصہ اس کو دیدیا۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ زید نے ۱۹۱۰ء و ۱۹۳۱ء کے درمیان اُس کو حصہ شرعی کے مطابق جائداد والد بکر سے حصہ نہیں دیا۔ اس عرصہ میں زید نے جائداد بھی پیدا کی۔ آیا زید اُس جائداد میں سے بھی ہندہ کو ثلث حصہ دے یا بکر ہی کی جائداد سے جو چھوڑ مرا تھا۔ یا ہندہ اتنے عرصہ کی آمدنی مع جائداد پیدا کردہ معاف کردے یا والد کی جائداد سے پورا حصہ لے لے۔

(خلیفہ عبدالواحد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۷۴)

ج ع۲۱} ہندہ اسی دن سے وارث ہے جس دن اس کا والد فوت ہوا۔ اس لئے زید کو چاہئے کہ اس روز کے حساب سے جو ترکہ والد چھوڑ گیا تھا۔ اس میں سے تیسرا حصہ ہندہ کو دے۔ مثلاً زید و ہندہ کا والد تین ہزار روپیہ چھوڑ گیا تھا اور متوفی پر کوئی قرضہ نہ تھا اور نہ ہی اس نے وصیت کی تھی تو ہندہ ایک ہزار روپے کی وارث ہے۔ جب کبھی زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ دے گا۔ اگر زمین و مکان ہے تو ان کی آمد بھی مطابق حصہ ہندہ کے اتنے سالوں کی دی جاویگی، یا ہندہ معاف کرے یا زید ادا کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ فتاویٰ اسی قدر تھے۔

مدرسہ عربیہ اہل حدیث سائل کوٹ

جمیع برادران اہل حدیث کی خدمت بابرکت میں جماعت اہل حدیث سائل کوٹ ایک پُرزور اپیل کرتی ہے کہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سیالکوٹی نے ہم کو شرک و بدعت سے ہٹا کر توحید کی راہ دکھائی۔ چنانچہ رفع یدین کرنے و آمین پکارنے کی وجہ سے مسجد سے باہر کردیئے گئے۔ خداوند کریم نے ہمیں صبر جمیل عطا کیا تھا۔ جب پر ہم نے مسجد اہل حدیث کی عمارت قائم کردی مگر ابھی تک کام اور چونے کا کام باقی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم دینی کا مدرسہ قائم کیا گیا جو آٹھ سال سے اب تک معمولی حالت میں تھا مگر گذشتہ سال سے مولوی سید محی الدین صاحب حمیدی علم حدیث مسلم تک صرف و نحو اول سے آخر تک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اسلئے ہم جمیع احباب اہل حدیث سے عموماً اور راجندری، اسحاق نم، دیپالگرم کے احباب سے خصوصاً مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ اس کار خیر میں مدد فرما کر ہماری ہمت کو بڑھائیں۔ کیونکہ مدرسہ کا ماہانہ خرچ پچاس روپے سے زیادہ ہے۔ یہ خیال رہے کہ یہ مدرسہ بالکل کفرستان میں واقع ہے جہاں مسلمان

۴ احکام اسلام سے پورے واقف نہیں ...

متفرقات

معاونین اہلحدیث کوشش کر کے اس کی خریداری بڑھائیں۔ سال گذشتہ میں بھی بجائے سبقت کمی پوری ہونے کے مزید کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر معاونین کرام نے فوری توجہ نہ فرمائی تو مزید کمی ہونے کا خطرہ ہے۔

حملہ آور سنٹرل جیل میں امسال امرتسر کا عرس جلسہ ۲۳ تا ۲۶ اکتوبر کو ہوا تھا۔ اس میں مولانا صاحب کے حملہ آور قمر بیگ کے والد نے کہا تھا کہ وہابیوں نے میرے بیٹے کو بڑے جیل میں بھجوا دیا جہاں سخت تکلیف ہے۔ یہ سن کر ہم نے سپرنٹنڈنٹ بورسٹل (چھوٹا جیل) لاہور سے دریافت کیا کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ جواب آیا کہ قمر بیگ ۱۰ نومبر کو سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ ——— اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ چھوٹا جیل ۲۲ سال تک کے لڑکوں کے لئے ہے جہاں بہت کچھ تخفیف ہے۔ اس سے اوپر سنٹرل جیل ہے۔ قمر بیگ نے اسی فائدے کے لئے اپنی عمر ۲۰ سال بتائی تھی مجسٹریٹ نے بھی اس کو ۲۰ سالہ لکھ دیا۔ لیکن اس کے ایک گواہ صفائی نے کہا تھا کہ اسکی لڑکی ۲ سال کی ہے۔ اس بیان کی بنا پر قمر بیگ کو ۲۲ سال عمر سے متجاوز جان کر سنٹرل جیل میں بھیجا گیا۔ خدا اس کو ہدایت کرے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

پنڈت آتمانند کہاں ہیں؟ پنڈت آتمانند صاحب جو اپنے آپ کو بانی ست دھرم ظاہر کیا کرتے ہیں آج کل ان کی خبر نہیں آتی کہ وہ کہاں ہیں۔ ناظرین اخبار میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو پتہ دیں۔ یا پنڈت صاحب خود اخبار پڑھیں تو اپنا پتہ لکھیں۔ کیونکہ دفتر ہذا میں ان کی کتابوں کا حساب ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مقدمہ شرقپور کا فیصلہ قصبہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں مولوی محمد شفیع صاحب امام مسجد اور ان کے چند ہمراہیوں کو مسجد سے کشیدہ یا شیخ عبدالقادر

جیلانی شیئاً للہ کے منہدم کرنے کی وجہ سے ماتحت عدالتوں نے چھ سو روپیہ جرمانہ کیا۔ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ ۹ ۱/۲ کو فاضل جسٹس نے جرمانہ میں تخفیف کر کے صرف چالیس۴۰ روپے رکھا۔

میاں عبدالعزیز صاحب اور میاں محمود صاحب بیرسٹران لاہور نے نہایت محنت سے پیروی کی۔ نیز جماعت اہل حدیث نے بھی اخلاقی ومالی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(راقم:۔ علی حسن از شرقپور)

اعلان مدرسہ تعلیم الاسلام موضع گلہ بہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۴ سال سے جاری ہے۔ صحیح مسلم شریف تفسیر جلالین۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔ صرف۔ نحو۔ فارسی گلستان وغیرہ۔ ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تقریباً ۲۰۔۲۵ طلباء ہیں جن میں ۹ بیرونی ہیں باقی مقامی تعلیم دینی حاصل کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم داخل مدرسہ ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ ۱۵ شوال تک خط وکتابت کرے اور ساتھ ہی اپنا تعلیمی نصاب بھی لکھے۔ طلباء کے طعام وقیام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ نیز انجمن کی طرف سے قبل ازیں گیارہ جلسے تبلیغی ہو چکے ہیں۔ اب عنقریب بارھواں جلسہ ہونے والا ہے۔ ہمارے گرد ونواح میں اکثر دیہات مرزائیوں کے ہیں۔ اسلئے وہاں ایسے تبلیغی امور کا ہونا ضروری ہے۔ یہ محض حکیم محمد اسحق صاحب کی کوشش جمیلہ کا نتیجہ ہے جو اپنی اور مدرس کی تنخواہ کے علاوہ جلسہ کے اخراجات کے بھی متحمل ہیں (ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء) دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی کوشش کو بارآور فرمائے اور یہ فیض تا ابد جاری رہے۔

نوٹ:۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مدرس بھی مدرسہ ہذا میں تعلیم دیتے ہیں۔

المعلن:۔ ابو عبدالرحمٰن اسمٰعیل مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام گلہ بہاراں۔ ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (۸ روپے داخل اشاعت فنڈ)

کاروائی جلسہ طلباء تبت دہلی (۱) جمعیۃ تمرین البیان دار السلطنت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس ناظرین کو ایک ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ تبت خورد ایک پہاڑی علاقہ اور گورنمنٹ کشمیر کے زیر حکومت شیعوں کے زیر ریاست ہے۔ جس میں شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے سنیوں کے درپے آزار رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں فرض شناس حضرات سے پُرزور اپیل ہے کہ ان مہلک جراثیم سے اپنے بھائیوں کو بچانے کی تدابیر اختیار کریں اور تبت میں ایک مرکزی مدرسہ قائم کیا جائے جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھ کر ہزارہا انسانوں کو گمراہی کے راستہ سے بچایا جائے۔

(۲) فخر جماعت اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب[1] زید مجدہ کی ذات گرامی پر "خادم کعبہ" لاہور نے قسم قسم کے اتہامات تراشے ہیں جو بالکل بے بنیاد وبے اصل ہیں یہ عظیم الشان اجتماع مدیر مذکور کی اس حرکت پر اظہار غم وغصہ کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ مدیر مذکور اس قسم کے بہتانات واتہامات سے کلیتی اور اجتناب اختیار کرے۔

(۳) طلباء تبت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو واحد ادارہ اور فعال اور باقی کو قوال تسلیم کرتے ہوئے ارکان کانفرنس کا عموماً اور جناب حافظ شیخ عبداللہ صاحب فنانشل سکرٹری کا خصوصاً تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے تبت میں چند مدارس قائم کئے اور مخلوق خدا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں کھڑا کیا اور بہت سے انسان گمراہی سے بچ گئے۔

اب آخر میں ہماری دعا ہے کہ رب کعبہ کانفرنس کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور اہل حدیثوں کو یکجا جمع ہو کر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

عبدالقادر سکرٹری انجمن تمرین البیان
مسجد اہل حدیث۔ موری دروازہ دہلی

اشاعت فنڈ از جناب عبدالحی صاحب کریم پور ۶۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج ۵۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ ہے۔ میزان تا ۱۲ ۱/۲ ---- ۱۰۰۰۔۶۱ روپے

[1] اس قسم کے کئی رزولیوشن مختلف انجمنوں سے ہمیں پاس ہو کر آئے تھے مگر وہ شائع نہیں کئے گئے۔ یہ تجویز محض طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے درج کی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

بیمار محمد پرکاش ورمن ودیک مشنری سیٹھ جی [illegible] پنڈت آتمانند صاحب [illegible] جی [illegible] (نوٹ)

نوٹ:۔ بقیہ متفرقات صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ملکی مطلع

دنیائے اسلام میں ماتمِ عام

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اس ہفتے ترکی سے ایک ایسی وحشت اثر خبر آئی ہے جس نے دنیائے اسلام کو پریشان کر دیا ہے۔ یعنی مصطفٰے کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کے انتقال کی خبر سننے میں آئی۔

حکومت ترکیہ کے تاجداروں میں سے تین تاجدار خاص شہرت و عزت کے مالک ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے سلطان عثمان خان ہیں۔ جن کے نام پر ترکی سلطنت، سلطنت عثمانیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ دوسرے تاجدار سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ ہیں جنہوں نے بحکم حدیث دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری پائی۔ تیسرے غازی مصطفٰے کمال پاشا ہیں۔ جنہوں نے قریب المرگ سلطنت عثمانیہ کو گویا دوبارہ زندہ کیا مرحوم کے انتقال سے کل دنیا کے مسلمانوں کو بڑا صدمہ ہوا۔ کیونکہ آپ کی جنگی قابلیت اور انتظامی لیاقت مسلم تھی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ مرحوم نے اعلان کیا تھا کہ ترکی سلطنت اپنے مغصوبہ علاقے واپس لے گی۔ خدا کرے ان کی یہ خواہش عملی جامہ پہنے۔

اس موقع پر ہمیں شیخ سعدی مرحوم کی ایک حکایت یاد آتی ہے۔ جو انہوں نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک شخص قبرستان میں جا رہا تھا اسکے پاؤں تلے کسی مُردہ انسان کی کھوپڑی آگئی جس نے گویا بزبان حال کہا کہ اے بندۂ خدا ذرہ سنبھل کر چل میں اپنے زمانہ میں بادشاہ تھی میرا ارادہ تھا کہ کرمان علاقہ ایران فتح کرلوں مگر اس سے پہلے ہی مجھے موت آگئی اور مجھے کرمِ زمین نے کھا لیا۔

اس قسم کی حکایات اگرچہ غیر واقعی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے عبرت کا مقصد خوب حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

ما کل ما یتمنی المرء یدرکہٗ
تجری الریاح بما لا تشتہی السفنُ

یعنی انسان ہمیشہ اپنی آرزوئیں حاصل نہیں کر سکتا جیسے بعض دفعہ ہوائیں کشتیوں کی مخالف سمت میں چلتی ہیں یہی حال غازی مصطفٰے کمال کا ہوا کہ وہ اپنی زندگی میں اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مرحوم بڑے اولوالعزم، بہادر جرنیل اور محب وطن تھے۔

ان اوصاف کے اظہار کے بعد ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رُک سکتے کہ مرحوم کو دین و مذہب سے دلچسپی نہ تھی۔ انہوں نے عورتوں کو حکماً بے نقاب کرایا۔ عربی رسم الخط کی بجائے اپنے ملک میں لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ یورپ کے تمدن کو ہر طرح ترقی دی۔ ہم ان کے انتقال کے صدمے کے باعث اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کی بجائے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی غلطیاں معاف کرے۔

عیدگاہ اہل حدیث امرتسر میں احناف اور اہل حدیث نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب نے امامت کرائی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

فلسطین کی تقسیم

مشابہ تثلیث

دنیائے اسلام میں دوسرا اندوہناک واقعہ فلسطین کی تقسیم کا معاملہ ہے جو مسلمانانِ دنیا کے دلوں میں ناسور کا سا زخم بن رہا ہے۔ آج کل فلسطین کی حالت یہ ہے کہ عرب بے دریغ مارے جاتے ہیں مارشل لا جاری ہے کئی گاؤں تباہ و برباد ہو چکے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ عرب بھی نچلے نہیں بیٹھے پنجاب میں ایک حکایت مشہور ہے کہ ایک ماہر فن کے شاگرد نے پوچھا کہ استاد! بگلے کا شکار کیسے کیا جائے استاد نے کہا کہ اس کے سر پر موم رکھ دی جائے اور یہ پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑ جائیگی۔ جس سے اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ اُڑ نہیں سکیگا اس وقت اس کو آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔

برطانوی حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ ماہر فن کا سا کام کرتی ہے۔ واقعات سب اسکے سامنے ہیں مگر وہ فلسطین میں کمیشن پر کمیشن بھیج رہی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ کئی ایک گول میز کانفرنسیں ہوئیں۔ فلسطین کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال جولائی میں حکومت نے ایک کمیشن بھیجا تھا جس نے تقسیم فلسطین کی تجویز پیش کی مگر عربوں نے اس کا بائیکاٹ کیا اور تقسیم کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائی۔ آخر حکومت نے مزید غور و خوض کے لئے امسال مارچ میں ایک اور کمیشن بھیجا۔ فلسطینی عربوں نے اسے بھی (غیر مفید جان کر) مکمل بائیکاٹ کیا۔ چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوئی عرب کمیشن کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ یہ دوسرا کمیشن کوئی متفقہ رپورٹ پیش نہیں کر سکا۔ تاہم ممبروں کی اکثریت نے جو سفارشات کی ہیں حکومت برطانیہ نے انہیں غیر تسلی بخش جان کر اعلان کیا ہے کہ عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں فلسطین کے عرب، یہودی اور عراق وغیرہ کے نمائندے شریک ہونگے مگر اعراب فلسطین کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ جن لوگوں نے فلسطینی ہنگامے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے انکو گول میز میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے فلسطین کے مفتی اعظم کو خارج کیا گیا ہے اُدھر فلسطین کے عربوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مفتی صاحب کی اجازت کے بغیر کوئی عرب گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔

کہتے ہیں علم تاریخ علل و اسباب بتانے میں معلم اول ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناقص علم کے مطابق تاریخ کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ایک مثال تقسیم بنگال کی ہے۔ جب انگریزی حکومت نے بنگال کو

(۵۵)

ahmadimuslim.de

دو جداگانہ صوبوں میں تقسیم کر دیا تو بنگالیوں نے اس تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی۔ مگر حکومت انکار پر مصر رہی کہ یہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ قادیانی نبی نے بھی گورنمنٹ کی تائید میں اعلان کر دیا کہ تقسیم بنگال ہرگز منسوخ نہ ہوگی۔ مگر بنگالیوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ کامیاب ہو گئے۔ جب جارج پنجم آنجہانی دہلی دربار میں تشریف لائے تو آپ نے خود تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا۔

دوسری مثال آئرلینڈ کی ہے۔ جس کا حال بالکل فلسطین کے مشابہ تھا۔ وہاں پر بھی سختی پر سختی ہوتی رہی مگر وہ لوگ آزادی کی جدوجہد میں برابر لگے رہے۔ آخر کار حکومت برطانیہ نے آئرش لوگوں کے مطالبات منظور کر کے آئرلینڈ کو آزاد کر دیا۔ جو آج فری سٹیٹس کے نام سے مشہور ہے۔

ان تاریخی واقعات کی روشنی میں فلسطین کا مستقبل بھی ہمیں روشن نظر آتا ہے۔ گو موجودہ وقت میں ان کو سخت تکلیف ہے۔ چونکہ وہ لوگ عرب ہیں۔ اس لئے عربی زبان کے اس شعر کا مطلب بخوبی جانتے ہیں[1]

اذا اشتدت بك البلوىٰ
ففكر فى الم نشرح
فعسر بين يسرين
اذا فكرته فافرح[1]

"خادم کعبہ"

"اہلحدیث" مورخہ ۱۴ نومبر میں "خادم کعبہ" کی نزاع کی انتہا یہاں تک پہنچی تھی جو میں نے لکھا تھا کہ وہ اپنے نامزد کردہ منصفوں سے دریافت کر کے مجھے اطلاع بھیجے۔ خادم نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴/۱۱ میں اس بات کا انکار نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں سے دریافت کر چکا ہوگا اب وہ صرف ایک بات کی بار بار رٹ لگاتا ہے کہ کھلے میدان میں آجاؤ، گول باغ میں آجاؤ، فلاں میدان میں آجاؤ۔ مگر ہماری پیش کردہ بات نہ وہ نقل کرتا ہے نہ جواب دیتا ہے۔ سنو! چونکہ اس گفتگو کے لئے تین اشخاص بطور منصف ہونگے اس لئے انکی حاضری ضروری ہے۔ لہٰذا ان تینوں کا متفقہ حکمنامہ میرے نام بھجواؤ کہ فلاں تاریخ اتنے بجے فلاں مقام پر آجاؤ تاکہ فریقین کے بیانات سن کر فیصلہ کیا جائے۔ میں ان کے مقرر کردہ مقام پر پہنچ جاؤنگا۔ انشاءاللہ

ناظرین! یہ ایسا انصاف کا راستہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہ کریگا۔ دیکھیں "خادم کعبہ" اس سیدھی بات کی بابت کیا کہتا ہے۔

ہاں "خادم کعبہ" تو رپورٹ جج کمیٹی کی بابت فیصلہ چاہتا ہے مگر میں اس کے علاوہ اس کا ہر ایک افترا اور اتہام پیش کرونگا۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در دوغش باشد

پنجاب میں چمڑے کی صنعت کی گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے ۶۵ لاکھ روپے کا چمڑے کا سامان منگواتا ہے۔ اور پنجاب چمڑے کی چیزوں پر اپنی آبادی کے لحاظ سے دیگر صوبجات کے مقابلہ میں فی کس نسبتہً زیادہ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اگر پنجاب میں چمڑے کا سامان تیار کیا جائے تو معمولی سی کوشش سے غیر ملکی مال کی مانگ ایک بڑی حد تک کم ہو جائیگی۔

پنجاب میں چمڑے کی صنعت وحرفت کی گنجائش کے متعلق سرکاری تحقیق سے یہ امور واضح ہوتے ہیں۔

درمیانے درجہ اور امیر طبقہ کے لوگ اب چمڑے کے سامان کو عیش وعشرت کے سامان میں شمار نہیں کرتے اور یہ بات واضح ہے کہ لوگ چمڑی اشیاء کو دیگر اشیاء کے استعمال پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ ضرورت اور آرائش کیلئے اب چمڑے کے استعمال سے واقف ہو چکے ہیں اور اب چمڑے کے سامان کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں صنعت وحرفت میں دلچسپی لینے والے لوگوں اور چھوٹے سرمایہ داروں نے عام لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اعلیٰ قسم کے جوتے اور چمڑے کا دیگر سامان تیار کرنے کے لئے اچھے کارخانے قائم کر دیئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ہر سال لاکھوں روپے کا سامان تیار کر لیتے ہیں لیکن اس سے ملک کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اور چمڑے کی چیزیں بہت زیادہ مقدار میں دیگر ممالک سے منگائی جاتی ہیں۔ ان کارخانوں کے علاوہ پنجاب میں بہت غریب اور ان پڑھ کاریگر بستے ہیں جو معمولی قسم کے بوٹ، بکس اور دیگر چیزیں تیار کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ہاتھوں سے اور بھدے طریقہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ ان پر کافی محنت نہیں کی جاتی اس لئے وہ شکل وصورت میں بھی بھدی ہوتی ہیں کاریگروں کو منڈی کی ضروریات کا علم نہیں ہوتا اور وہ تبدیل شدہ فیشن کے مطابق سامان تیار نہیں کر سکتے۔ ان وجوہ سے مقامی خرید وفروخت کے باوجود چمڑے کی صنعت وحرفت کو فروغ نہیں ہو سکتا۔

پنجاب گورنمنٹ نے روزگار کا نیا وسیلہ بہم پہنچانے اور چمڑے کی مصنوعات کے لئے ٹریننگ (تربیت) دینے کی غرض سے حال ہی میں قصور میں چمڑے کی صنعت وحرفت کے لئے ایک سکول جاری کیا ہے۔ جہاں جدید معیار کے مطابق تعلیم یافتہ لوگوں اور کاریگروں کو کتابی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔ تعلیمی نصاب کی میعاد تین سال ہوگی۔

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ ماہ دسمبر میں مرتب ہو جائیگی جس میں علاوہ رپورٹ کانفرنس کے اطباء کرام کے حالات مطب، مجربات شائع ہونگے۔ آپ سے بھی التماس ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے حالات دو تین مجربات خاص قلمبند کر کے بھیجدیں جن کی ترتیب مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہو۔ (۱) اسم گرامی معہ اسم ...

---

[1] جب تمہیں تکلیف پہنچے تو سورہ الم نشرح پر غور کرو کہ اس میں ایک سختی کے ساتھ دو آسانیاں بیان کی گئی ہیں اس پر غور کرکے تم خوش ہو جاؤ گے۔

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ دہلی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	سے
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ے
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	ے	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	ے
قیمت فی حصہ	ے	تفسیر فتح القدیر شوکانی	ےے

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دہلی۔

ایک بہترین نئی ایجاد۔ دو اکسیروں کا بینظیر مجموعہ

پہنا سیا نمبر ۱ اور ۲

یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آجتک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے ترکیب دیکر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے طیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے۔ کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں۔ خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے بادیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ نوٹ:۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مقدار خوراک:۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

قیمت:۔ فی ہر دو شیشیاں عمدہ ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصولڈاک وغیرہ مبلغ سعہ

پتہ:۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام وڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid. P.O. Muner (Dt. Patna)

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہوجائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں۔ صرف تین روپے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵ر زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:۔ مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یوپی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بینظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عمہ

پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور ومعروف اسپیشل عطر ہزارہ وعطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ۔ ے۔ مشک فی تولہ عہ۔ ۵۔ صہ۔ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے فہرست مفت طلب فرمائیے۔

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

بے روزگاروں کے لئے

کتاب "استاد روزگار" میں انسانی زندگی میں عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور اکثر جدید مصنوعات کے نسخہ جات بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نمبر مقدمہ ۵۵۵ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غوزا نا ولد وزیر ذات راجپوت سکنہ مرال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۶۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ناظر ولد کیسون ذات دھوبا سکنہ شاہ پور چھوڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لال دین ولد جھینا ذات گوجر سکنہ رنگڑ تحصیل شکرگڑھ - ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۸ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ جمال دین ولد جیوا ذات گوجر سکنہ اکو منڈا تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے - لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے - آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا - دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے - کام کاج میں حارج نہیں قیمت ۶ر - محصول ڈاک ۸ر - المشتہر - منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

رعایتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

۳ر

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو - حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب - و اذا قرأ فانصتوا کے چار جواب - مالی انازع القرآن کے پانچ جواب - من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں -

از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲ر پر اور حصہ دوم ۸ر کی بجائے ۶ر پر روانہ کی جائے گی - محصول علاوہ -

ملنے کا پتہ :- حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور - صوفی پورہ - ضلع اعظم گڈھ

۶ر

شائقین و تجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مصری - عطر شمامۃ العنبر - عطر سوسن - عطر مشک حنا - حنا جہانی گلاب - روح خس - عطر مجموعہ - عطر سہاگ فی تولہ عہ - ۶ر - سے ۸ر - للعہ - صہ - روغن گیسو دراز فی شیشی صہ - فوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاری نرخ سے منگائیے - فہرست مفت طلب کیجئے -

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی -

ثنائی برقی پریس امرتسر

پریس ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے - آپ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں -

پتہ :- منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ ۱۴/۲

اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کے کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوائے اس کے نہیں ہم

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور

قرآن مجید نمبر ۲/۱۶

خوشخط ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبد القادر صاحب درج کئے ہیں۔ اس کا طول و عرض ۱۱×۷ انچ ہے۔ ہر صفحہ کی سطریں خوشنما رنگ ہے جس کی وجہ سے نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے واسطے نہایت موزوں ہے۔ سفید کاغذ پر چھپا ہے۔ کاغذ سفید دبیز۔ ہدیہ مجلد تین روپے (سے) محصول ڈاک عر

ایک بھی غلطی نکالنے پر تیس روپے انعام

دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف

۲۷ عالموں کی ایک جماعت کا صحت کیا ہوا۔ جن کی آخر میں مہریں لگی ہوئی ہیں۔ نہایت صحیح بہت سستا اور مع مقدمہ ترغیب القرآن و اختلاف قرأت ہے۔ صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف کے پڑھانے والے استادوں کے لئے آدھی محنت رہ گئی ہے بچے خوشی سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ زیر و زبر تمام اعراب قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ صرف قاعدہ پڑھ لینے کے بعد بچے اور عورتیں اس قرآن مجید کو آسانی سے صحیح اور جلد سے جلد پڑھ سکتے ہیں۔ ہدیہ مجلد پارچہ فی جلد عہ۔ دس جلد آٹھ روپے۔ پچیس جلد انیس روپیہ۔ ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کار قسم اعلیٰ فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ دس جلدیں تیرہ روپے۔ پچیس جلدیں اکتیس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ (محصول ڈاک ایک جلد پر گیارہ آنہ لگتے ہیں)

نوٹ۔ جو صاحب اکٹھی پچیس جلدیں منگائینگے ان کو محصول میں بہت کفایت ہوگی۔ چونکہ بذریعہ ریل مال روانہ کیا جائیگا۔ ریل سے محصول زیادہ سے زیادہ تقریباً ۱۲ لگیں گے۔ ریل کے ذریعہ کوئی پارسل اس وقت تک روانہ نہیں کیا جائیگا جب تک کچھ رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہو جائے۔ نوٹ۔ صحت نما ۲۷ مہری پورے قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ تیس پارے بھی مجلد ہمارے یہاں ملتے ہیں۔ مجلد تیس پاروں کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ۔

قرآن مجید مصری ۱۴/۳

یہ مصری قرآن مجید۔ جس کا طول و عرض ۱۱×۸ انچ ہے۔ اس قدر صاف خوشخط اور حروف علیحدہ علیحدہ نہایت صحت والا زبر زیر وغیرہ سب قاعدے سے لگے ہوئے ہیں۔ قلم اس قدر واضح ہے کہ بچے، عورتیں اور کم نظر والے بھی آسانی سے پڑھ لیتے ہیں۔ پارہ پارہ علیحدہ ہے۔ ہر منزل پر جلیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ کاغذ نہایت سفید عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ ہدیہ مجلد رعائتی فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) اور محصول ڈاک ۱۴ر۔ عۓا کے نام سے مشہور ہے۔

خوشخط اور صحیح متوسط قرآن مجید لفظی ترجمہ والا

ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ حاشیہ پر اُردو تفسیر موضح القرآن کا خلاصہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ حروف اتنے صاف ہیں کہ بچے بھی اور عورتیں آسانی سے تلاوت کر سکتی ہیں۔ تقطیع نہایت ہی موزوں ۹×۶ انچ ہے۔ مجلد مصری کاغذ۔ قسم اعلیٰ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک عہ۔

صحت نما ۲۷ مہری معجزی جیبی کارڈ سائز حمائل شریف مع اختلاف قرأۃ مقدمہ ترغیب القرآن

جس میں آداب قرآن مجید۔ فضائل قرآن مجید۔ احادیث اور فضائل قرآن مجید مختصر اور قرآنی مختصر فوری مسائل قرآن مجید کی سورتوں کے تعویذات اور تعبیر خواب ترکیب فالنامہ قرآن مجید وغیرہ درج ہیں جس کی صحت ۲۷ حافظوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کی ہے۔ جن کی اخیر میں مہریں اور دستخط ہیں۔ نہایت خوشخط ہے چھپائی اور لکھائی عکسی چھاپ سے بہترین قابل دید ہے۔ باوجود چھوٹی تقطیع ہونے کے خط نہایت جلی ہے۔ کم نظر والے اصحاب بھی مثل قرآن مجید کے تلاوت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ سفید ولائتی نہایت مضبوط ہے۔ جیب میں آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔ ہدیہ رعائتی فی جلد نقرئی کار۔ جس کی جزبندی کی سلائی مضبوط ہے فی جلد عہ محصول ۱ر۔ دو جلد حمائلوں کا محصول ۸ر تین حمائل شریف کا محصول ۱۰ر ۵ جلدوں کا محصول ۱۴ر لیکن دس جلدیں جو صاحب منگائیں گے ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جائیگا۔

متوسط معجز نما دو ترجمہ والا قرآن مجید ۱/۲

اول ترجمہ اُردو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا لفظی ہے۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر کئی تفسیروں کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک زبردست دیباچہ ہے جو نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ سائز ۹×۶ انچ۔ ہدیہ رعائتی مجلد نقرئی کار ۔ صرف آٹھ آنہ (عہ)

قرآن مجید دو ترجمہ والا اعلیٰ قلم ۱۴/۲

اس قرآن مجید میں دو ترجمے ہیں۔ اول ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اور حاشیہ پر کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک بڑا مقدمہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور ہر پارہ نقش و نگار سے آراستہ ہے۔ صحت بھی نہایت عمدہ کی ہوئی ہے۔ ہدیہ رعائتی جلد نقرئی کار تین روپے (سے) محصول ڈاک عہ۔

(ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ)

سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس

دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

ahmadimuslim.de

ہفتہ وار حمایت اسلام میں کیا ہوتا ہے؟

مسائل حاضرہ پر عالمانہ تنقید
تاریخ اسلام اور تمدنی ضروریات پر مفید مضامین
معلومات عامہ
دنیا کی ہفت روزہ ڈائری (نہایت اچھے اور دلچسپ انداز میں)
مفید اور قومی نظمیں

نئے انتظامات کے ماتحت حمایت اسلام پہلے سے ہزار گنا بہتر ہے نمونہ کے لئے ہم کو لکھئے
اور ہمارے بیان کی صداقت کا امتحان کیجئے

سالانہ چندہ صرف تین روپے پیشگی — ممالک غیر سے چار روپے ۸ر

منیجر حمایت اسلام۔ لاہور

بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیارات گارڈین

نمبر مقدمہ ۲۶ سال ۱۹۳۸ء

بمقدمہ درخواست سماعیل ولد احمد قوم جٹ کھرل ساکن چینی چارڑہ تحصیل حافظ آباد۔ سائل

بنام (۱) مسمات عالی زوجہ سدلو سکنہ بھوئیہ تحصیل حافظ آباد۔ (۲) مسمات نظیری زوجہ باگیر قوم جٹ ساکن چک ۲۶ تحصیل شاہدرہ۔ (۳) مسمات دولاں زوجہ بالو جٹ ساکن چک ۱۶ سرگودھا۔ مسئول علیہم

مقدمہ بالا عنوان میں سماعیل مذکورہ بالا نے درخواست برائے تقرری گارڈین مسمات رسولاں نابالغہ عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً مسئول علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ ۱۱/۳۸ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجوابدہی کریں۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ ۱۱/۳۸ جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ کھلا رہتا ہے ہر ساک کے لئے موثر۔ طاقت مردمی کے لئے ... سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام۔ سر کے ... چکر آنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ بھر تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:- منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۔

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:-

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

(۶۰)

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی حضرت اکابر علماء و حکماء و رؤسا وغیرہم۔ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ:-

"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپ نے آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہٰذا تینا عنایت کریں"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ سوکڑا اطفال۔ آنت اترنا۔ ورد و ورم خصیہ۔ جلے ہوئے کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (ہ)

پتہ:- منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلیٹی پارہ ضلع ہوگلی

تمام دنیا میں بےمثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و ... اردو کا ہدیہ چار روپیہ

... دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو بے نظیر کتابوں کی کئی ... میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور ... حافظ محمد ایوب ... مالکان کارخانہ ...

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

قرآن ... تاج

... تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک ... علاج الامراض ... طور پر درج ہیں۔ ... کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر